محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی فی النار
(مجمع الزوائد۔ جلد چہارم۔ صفحہ ۱۹۹۔ باب فی الرشاء)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا جہنمی ہیں۔

○

یہ نہایت مختصر حدیث ہے' جس میں معاشرے کی بہت بڑی برائی کو صرف ایک جملے میں بیان کیا گیا ہے اور جملہ بھی چند الفاظ پر مشتمل ہے۔ یہ برائی ہے رشوت لینے اور رشوت دینے کی!

رشوت ایک ایسا ناسور ہے جس نے جسد معاشرہ میں پوری طرح پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ کسی محکمے میں چلے جایے' رشوت خوروں سے واسطہ پڑے گا۔ اس دور میں وہ افراد انتہائی تعریف کے لائق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس بیماری سے محفوظ رکھا ہے۔

کسی کام کے لیے آپ کہیں جائیں اور درخواست دیں تو کسی نہ کسی انداز میں مطالبہ کیا جاتا ہے کہ درخواست کے ساتھ پہیے لگاؤ۔ پہیے لگیں گے تو فائل آگے چلے گی اور کام کے کسی نتیجے پر پہنچنے کی صورت پیدا ہوگی۔ جتنا بڑا

کام ہو گا' اتنے ہی بڑے پیسوں کا طالب ہو گا۔ انسداد رشوت ستانی کے محکمے بھی قائم ہیں' معلوم نہیں ان کا طریق کار اور نہج عمل کیا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات نیچے درجے کے ملازم پکڑے جاتے ہیں' اور اوپر کے لوگوں پر کسی کو ہاتھ ڈالنے کی جرات نہیں ہوتی۔

جس قوم اور جس معاشرے میں رشوت کا مرض پھیل جائے' اس کی شکست و ریخت میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ اسے سمجھ لینا چاہیے کہ اخلاقی اعتبار سے اس کے دن گنے جا چکے ہیں اور وہ زبوں حالی کے آخری سرے تک پہنچ گئی ہے۔ بڑی بڑی قومیں اس کی نذر ہوئی ہیں اور بڑے بڑے اونچے مینار اس کی وجہ سے دھڑام سے زمین پر آگرے ہیں۔ حلال کی کمائی میں حرام شے کی تھوڑی سی ملاوٹ اور صحیح چیز میں غلط کی ذرا سی آمیزش معاملے کو بالکل بدل دیتی ہے۔

ہم اخباروں میں بڑی بڑی شخصیتوں کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ فلاں شخص نے فلاں پارٹی سے لاکھوں اور کروڑوں روپے بطور رشوت لیے اور فلاں ملک سے فلاں معاملے میں سودا ہوا اور اس میں فلاں شخص نے اتنی خطیر رقم کمائی۔ ممکن ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہوتا ہو' تاہم دال میں کچھ نہ کچھ تو کالا ہو گا۔ اربوں نہیں تو کروڑوں اور کروڑوں نہیں تو لاکھوں کا گھپلا ضرور ہوتا ہو گا۔

جن بنکوں سے بڑی بڑی پارٹیاں بڑی بڑی رقمیں بصورت قرض لیتی ہیں' ان کے اہل کاروں کے بارے میں کئی قسم کے انکشافات اخباروں کی معرفت ہمارے مطالعے میں آتے ہیں۔

غرض چھوٹے سے لے بڑے تک ہر سطح پر ہر شخص کسی نہ کسی شکل میں رشوت میں ملوث ہے اور یہ قومی اور ملکی سطح کا بہت بڑا جرم ہے۔ رشوت لینا بھی ناقابل معافی جرم ہے اور رشوت دینا بھی! رشوت لینے اور دینے والا دنیا

میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی جہنم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

دنیا کی زندگی نہایت مختصر اور چند روزہ ہے۔ اس کے لیے جھوٹ بولنا' حرام کمانا اور حرام کھانا' خود پریشان ہونا اور دوسروں کو پریشان کرنا' لوگوں کا نوالہ چھین کر اپنے منہ میں ڈالنا' فریب اور دھوکے کا مظاہرہ کرنا اور کسی کی اذیت رسانی کا باعث بننا بہت بڑا جرم ہے۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جدھر جاؤ اور جس طرف کا رخ کرو رشوت کا عفریت منہ کھولے سامنے کھڑا نظر آئے گا۔ اگر خدانخواستہ کسی معاملے میں تھانے جانا پڑ گیا ہے تو اس کی ایک ایک اینٹ رشوت طلب نگاہوں سے دیکھے گی۔ اگر کمیٹی' تحصیل' پٹوار خانے اور کچہری جانے تک نوبت آئی تو کام کی نوعیت کے مطابق رشوت کے بغیر چھٹکارا نہیں۔ جائز اور ضروری کام ہے' کہیں بھی کسی قسم کا فریب اور گڑبڑ نہیں ہے' لیکن اگر اس کا تعلق کسی دفتر سے ہے تو اس کی تکمیل اس وقت تک محال ہے' جب تک اس پر رشوت کا ملمع نہیں چڑھا دیا جاتا۔

رشوت کے بہت سے طریقے اور بہت سے بھیس ہیں۔ کہیں نقد روپے کی صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ کہیں بیوی بچوں کے کپڑوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہے' کہیں خواتین کے زیورات کا رنگ اختیار کرتی ہے' کہیں تحفے تحائف کے روپ میں آتی ہے۔ کہیں مٹھائی کی مختلف قسموں میں دکھائی دیتی ہے۔ کہیں شادی بیاہ اور تہواروں کے مواقع پر آتی ہے اور کہیں سیر سپاٹے اور ہوٹل بازی کا جامہ پہنتی ہے۔ اس طرح اس کے بہت سے بھیس اور بہت سے رنگ ہیں جو حالات کی روشنی میں بدلتے رہتے ہیں۔ ایک مقدس رنگ بھی ہے جو علم میں اضافے کا باعث بنتا ہے' اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ کتابیں چھاپتے یا کتابوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں تو نہایت معصومیت کا لہجہ اختیار کر کے اور چہرے پر حصول علم کے آثار پیدا کر کے کہا جاتا ہے کہ فلاں فلاں موضوع کی کتابیں عنایت فرمایئے' بچے پڑھیں گے اور معلومات حاصل

کریں گے تو آپ کو ثواب ہو گا——— اندازہ فرمایئے مخاطب کو نیکی کے راستے پر لگایا جا رہا ہے' اپنی اور بچوں کی طلب علم کا مسئلہ بھی ہے اور ثواب کا لالچ بھی!

بعض حضرات اس سے بھی کہیں زیادہ بصورت رشوت ثواب کا جھانسا دیتے ہیں۔ یعنی معاملہ حج اور عمرے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ جو حکمران لوگ اخبار نویسوں اور اپنے مخالفوں یا موافقوں کو آئے دن عمرے پر لے جاتے اور سال بعد حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کراتے ہیں' اس کے متعلق معلوم نہیں علمائے کرام اور مفتیان شرع متین کا کیا خیال ہے؟

بہرحال رشوت کا مال خود کھانا' بچوں کو کھلانا' بہن بھائیوں کو کھلانا' ماں باپ کو کھلانا' رشتے داروں' عزیزوں اور دوستوں کو کھلانا بہت بڑا شرعی اور معاشرتی و سماجی جرم ہے۔

یہاں یہ یاد رہے کہ شرعی اور معاشرتی جرم دونوں ایک ہی درجہ رکھتے ہیں۔ یعنی شرعی جرم پر معاشرتی جرم کا اور معاشرتی جرم پر شرعی جرم کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بیماری اگر عام ہو جائے تو اس سے معاشرے کی بنیادیں ہل جاتی ہیں اور بڑی بڑی حکومتوں کے مضبوط و مستحکم محل لرز جاتے ہیں۔

رشوت لے کر چوروں کو کھلا چھوڑ دیا جائے' ڈاکوؤں کو ڈھیل دی جائے' دہشت پسندوں کو رعایت کا مستحق سمجھا جائے' قاتلوں کو معاف کر دیا جائے' بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد کی سرگرمیوں سے صرف نظر کر لیا جائے' سرمائے کے بل بوتے پر اپنے ناجائز کام کرا لیے جائیں اور دوسروں کے صحیح اور جائز کاموں میں رکاوٹ ڈالی جائے' تو فرمایئے معاشرے کا کیا حال ہو گا اور اقتدار و حکومت کی اساس پر اس سے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔